(امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "فیضانِ رمضان" سے لئے گئے مواد کی دوسری قسط)

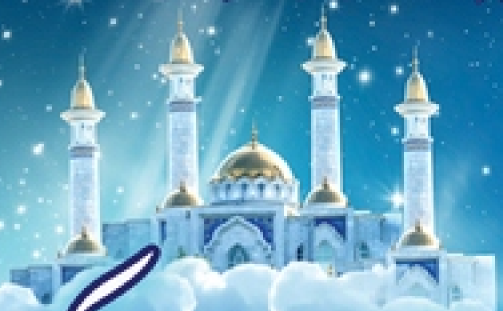

روزے کے ضروری مسائل

روزہ بڑی پرانی عبادت ہے 02
روزہ کس پر فرض ہے 03
بچے کو کب روزہ رکھوایا جائے 05
روزے سے صحت ملتی ہے 06
خوب ڈٹ کر کھانے سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں 07
ایک روزہ چھوڑنے کا نقصان 18

شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

آحکامِ روزہ[1]

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا شیخ احمد بن مَنْصور علیہ رحمۃ اللہ الغفور جب فوت ہوئے تو اہلِ شیراز میں سے کسی نے خواب میں دیکھا کہ سَر پر موتیوں والا تاج سجائے، بہترین حُلّہ (یعنی جنّتی جوڑا) زیبِ تن کئے وہ شیراز کی جامع مسجِد کی مِحْراب میں کھڑے ہیں۔ خواب دیکھنے والے نے حال دَرْیافت کیا تو فرمایا: ''اللہ تعالٰی نے مجھے بَخْشا، کرم فرمایا اور تاج پہنا کر جنّت میں داخِل کیا۔'' پوچھا: کس سَبَب سے؟ فرمایا: ''میں تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھا کرتا تھا یِہی عَمَل کام آ گیا۔''

(القولُ البدیع ص ۲۵٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اللہ تبارَکَ وَتَعالٰی کا کتنا بڑا کرم ہے کہ اُس نے ہم پر ماہِ رَمضانُ الْمُبارَک کے روزے فَرض کرکے ہمارے لئے سامانِ تقوٰی فراہم کیا۔ اللہ عزَّوَجَلَّ پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرۃ کی آیت نمبر 183 تا 184 میں ارشاد فرماتا ہے:

---

[1] فیضانِ سُنّت میں ہر جگہ مسائل فِقہِ حنفی کے مطابِق دیئے گئے ہیں۔ لہٰذا شافِعی، مالکی اور حنبلی اسلامی بھائی فقہی مسائل کے مُعاملے میں اپنے اپنے عُلَماءِ کِرام سے رُجوع کریں۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ وَ عَلَى الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْكِیْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ ؕ وَ اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۴﴾	ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیز گاری ملے، گنتی کے دن ہیں تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دِنوں میں اور جنہیں اِس کی طاقت نہ ہو وہ بدلے میں ایک مسکین کا کھانا پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وہ اُس کے لئے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بھلا ہے اگر تم جانو۔

روزہ بڑی پُرانی عبادت ہے

آیتِ کریمہ کے ابتدائی حصّے کے تحت "تفسیرِ خازِن" میں ہے: تم سے پہلے لوگوں سے مُراد یہ ہے: حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام تک جتنے اَنْبِیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام تشریف لائے اور ان کی اُمّتیں آئیں ان پر روزے فرض ہوتے چلے آئے ہیں (مگر اُس کی صورت ہمارے روزوں سے مختلف تھی)۔ مطلب یہ ہے کہ روزہ بڑی پُرانی عبادت ہے اور گُزَشتہ اُمّتوں میں کوئی اُمّت ایسی نہیں گزری جس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہاری طرح روزے فرض نہ کیے ہوں۔ (تفسیرِ خازن ج۱ ص۱۱۹ مُلَخّصاً) اور "تفسیرِ عزیزی" میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر ہر مہینے کے ایامِ بِیض (یعنی چاند کی 13، 14، 15 تاریخ) کے تین روزے فرض تھے۔ اور یہود (یعنی حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی قوم) پر یومِ عاشورا (یعنی 10 مُحَرَّمُ الْحَرام کے دن) اور ہر ہفتے میں ہفتے کے دن (Saturday) کا اور کچھ اور دنوں کے روزے فرض تھے اور نصاریٰ پر ماہِ رَمَضان کے روزے فرض تھے۔ (تفسیرِ عزیزی ج۱ ص۷۷۱)

روزے کا مقصد

مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ " تفسیرِ صِراطُ الْجِنان" جلد 1 صَفْحَہ 290 پر ہے: '' آیت کے آخر میں بتایا گیا کہ روزے کا مَقْصد تقْویٰ و پرہیز گاری کا حُصُول ہے۔ روزے میں چونکہ نَفْس پر سختی کی جاتی ہے اور کھانے پینے کی حلال چیزوں سے بھی روک دیا جاتا ہے تو اس سے اپنی خواہشات پر قابو پانے کی مَشْق (Practice) ہوتی ہے جس سے ضَبْطِ نَفْس (نفس پر قابو) اور حرام سے بچنے پر قوّت حاصل ہوتی ہے اور یہی ضَبْطِ نَفْس اور خواہشات پر قابو وہ بنیادی چیز ہے جس کے ذَرِیْعے آدمی گناہوں سے رُکتا ہے۔''

روزہ کس پر فرض ہے

تَوحِید و رِسالت کا اِقْرار کرنے اور تمام ضَروریاتِ دِین پر ایمان لانے کے بعد جس طرح ہر مسلمان پر نَماز فَرض قرار دی گئی ہے اسی طرح رَمَضان شریف کے روزے بھی ہر مُسلمان (مرد وعورت) عاقِل و بالِغ پر **فَرض** ہیں۔ ''دُرِّمُختار'' میں ہے: روزے 10 شعبانُ الْمُعظَّم سن 2 ھ کو فرض ہوئے۔ (دُرِّمُختار و رَدُّالْمُحتار ج ۳ ص ۳۸۳)

روزہ فرض ہونے کی وجہ

اِسلام میں اکثر اَعمال کسی نہ کسی رُوح پَروَر واقِعے کی یاد تازہ کرنے کے لئے مُقَرَّر کئے گئے ہیں۔ مَثَلاً صَفا و مَرْوہ کے درمیان حاجیوں کی سَعْی حضرتِ سَیِّدَتُنا **ہاجِرہ** رضی اللہ تعالٰی عنہا کی یادگار ہے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا اپنے لَختِ جگر حضرتِ سَیِّدُنا **اسماعیل ذَبیحُ اللہ** علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کیلئے پانی تلاش کرنے کیلئے اِن دونوں پہاڑوں کے درمیان **سات بار** چلی اور دَوڑی تھیں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو حضرتِ سَیِّدَتُنا ہاجِرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی یہ ادا پسند آ گئی، لہٰذا اِسی **اَدائے ہاجِرہ** رضی اللہ تعالٰی عنہا کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے باقی رکھتے ہوئے حاجیوں اور عُمرہ کرنے والوں کے لئے **صَفا و مَرْوہ** کی سَعْی واجِب فرما دی۔ اِسی طرح **ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک** میں سے کچھ دن ہمارے پیارے سرکار، مکّے مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے **غارِ حِرا** میں گُزارے تھے، اِس دَوران آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم دن کو کھانے سے پَرہیز کرتے اور رات کو ذِکْرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں مشغُول رہتے تھے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ

نے اُن دِنوں کی یاد تازہ کرنے کیلئے روزے فَرض کئے تاکہ اُس کے مَحبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّت قائم رہے۔

"نبی" کے تین حُرُوف کی نسبت سے انبیائے کرام عَلَیْھِمُ السَّلَام کے روزوں سے مُتَعَلِّق 3 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

﴿1﴾ (حضرتِ) آدم صَفِیُّ اللّٰه (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) نے (چاند کی) 13، 14، 15 تاریخ کے روزے رکھے۔ (کنزُ العُمّال ج۸ ص۲۵۸ حدیث ۲۴۱۸۸) ﴿2﴾ صَامَ نُوْحٌ الدَّهْرَ اِلَّا يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْاَضْحٰى۔ یعنی (حضرتِ) نُوح نَجِیُّ اللّٰه (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) عیدُ الْفِطْر اور عیدُ الْاَضْحٰی کے علاوہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے۔ (ابن ماجہ ج۲ ص ۳۳۳ حدیث ۱۷۱٤)

﴿3﴾ (حضرتِ) داوٗد (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھتے تھے۔ (مسلم ص ۵۸٤ حدیث ۱۱۵۹) اور (حضرتِ) سُلیمان (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) تین دن مہینے کے شُروع میں، تین دن درمیان میں اور تین دن آخر میں (یعنی اس ترتیب سے مہینے میں 9 دن) روزہ رکھا کرتے تھے۔ اور حضرتِ عیسٰی رُوحُ اللّٰه عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہمیشہ روزہ رکھتے تھے کبھی نہ چھوڑتے تھے۔ (ابنِ عَساکِر ج ۲٤ ص ٤٨)

روزہ دار کا ایمان کتنا پُختہ ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سَخت گرمی ہے، پیاس سے حَلْق سُوکھ رہا ہے، ہونٹ خُشک ہورہے ہیں، پانی موجود ہے مگر روزہ دار اُس کی طرف دیکھتا تک نہیں، کھانا موجود ہے بُھوک کی شِدَّت سے حالت دِگرگُوں ہے مگر وہ کھانے کی طرف ہاتھ تک نہیں بڑھاتا۔ آپ اندازہ فرمایئے! اِس مسلمان کا خُدائے رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ پر کتنا پُختہ ایمان ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اِس کی حَرَکت ساری دُنیا سے تو چُھپ سکتی ہے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اِس کا یہ یقینِ کامل روزے کا عملی نتیجہ ہے، کیونکہ دُوسری عِبادتیں کسی نہ کسی ظاہِری حَرَکت سے ادا کی جاتی ہیں مگر روزے کا تَعَلُّق باطِن سے ہے، اِس کا حال

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سِوا کوئی نہیں جانتا اگر وہ چُھپ کر کھا پی لے تب بھی لوگ تو یِہی سمجھتے رہیں گے کہ یہ روزہ دار ہے، مگر مَحض خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے باعث وہ کھانے پینے سے اپنے آپ کو بچا رہا ہے۔

بچّے کو کب روزہ رکھوایا جائے؟

میرے آقا اعلیٰ حضرت امامِ اَہلِ سُنّت مُجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''بچّہ جیسے ہی آٹھویں سال میں قدم رکھے (اس کے) وَلی (یعنی سَرپرست) پر لازِم ہے کہ اسے نَماز روزے کا حکم دے اور جب گیارھواں سال شُروع ہو تو وَلی (یعنی سَرپرست) پر واجِب ہے کہ صوم وصلوٰۃ (نَماز نہ پڑھنے اور روزہ نہ رکھنے) پر مارے بشرطیکہ روزے کی طاقت ہو اور روزہ ضَرر (یعنی نقصان) نہ کرے۔'' (فتاویٰ رضویہ ج۱۰ص۳۴۵) فُقَہائے کِرام رَحِمَھُمُ اللہُ تعالٰی فرماتے ہیں: بچّے کی عُمر دس سال کی ہوجائے اور (گیارھویں میں قدم رکھ دے اور) اُس میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو تو اُس سے رَمَضانُ الْمُبارَک میں روزہ رکھوایا جائے۔ اگر پُوری طاقت ہونے کے باوُجُود نہ رکھے تو مار کر رکھوایئے اگر رکھ کر توڑ دیا تو قضا کا حُکْم نہ دیں گے اور نَماز توڑ دے تو پھر پڑھوایئے۔ (رَدُّالْمُحتار ج۳ ص۴۴۲)

اعلیٰ حضرت کو والد صاحِب نے خواب میں فرمایا: (حکایت)

''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت'' صَفْحَہ 206 پر میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اپنا خواب ارشاد فرماتے ہیں: ابھی چند سال ہوئے ماہِ رَجَب میں حضرت والِد ماجد رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ خواب میں تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا: ''اب کی رَمَضان میں مرض شدید ہوگا روزہ نہ چھوڑنا'' ویسا ہی ہوا اور ہر چند طَبیب وغیرہ نے کہا (مگر) میں نے بِحَمْدِ اللہ تعالٰی روزہ نہ چھوڑا اور اسی کی بَرَکت نے بِفَضْلِہٖ تعالٰی شِفا دی کہ حدیث میں ارشاد ہوا ہے: صُوْمُوْا تَصِحُّوْا یعنی روزہ رکھو تندرست ہو جاؤ گے۔

(مُعجَم اَوسط ج۶ ص۱۴۷ حدیث ۸۳۱۲)

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (ترمذی)

روزے سے صحت ملتی ہے!

امیرُالْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مَروی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیِّدہ آمِنہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے گلشن کے مہکتے پھول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ صحّت نِشان ہے: ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بنی اسرائیل کے ایک نبی عَلَیْہِ السَّلام کی طرف وَحی فرمائی کہ آپ اپنی قوم کو خبر دیجئے کہ جو بھی بندہ میری رِضا کیلئے **ایک دن کا روزہ** رکھتا ہے تو میں اُس کے **جِسْم کو صحّت** بھی عِنایت فرماتا ہوں اور اس کو عظیم اَجر بھی دُوں گا۔''

(شُعَبُ الایمان ج۳ ص۴۱۲ حدیث۳۹۲۳)

مِعدے کا وَرَم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اَحادیثِ مبارکہ سے مستفاد (مُس۔تَ۔فاد) ہوا کہ **روزہ** اَجْر وثواب کے ساتھ ساتھ حُصولِ **صحّت** کا بھی ذَرِیعہ ہے۔ اب تو سائنسدان بھی اپنی تحقیقات میں اس حقیقت کو تسلیم کرنے لگے ہیں۔ جیسا کہ آکسفورڈ یونیورسٹی کا پروفیسر مُور پالڈ (MOORE PALID) کہتا ہے: ''میں اسلامی عُلُوم پڑھ رہا تھا جب روزوں کے بارے میں پڑھا تو اُچھل پڑا کہ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو کیسا عظیمُ الشّان نُسْخہ دیا ہے! مجھے بھی شوق ہوا، لہٰذا میں نے مسلمانوں کی طَرز پر روزے رکھنے شُروع کردیئے۔ عرصۂ دراز سے میرے **مِعْدے پر وَرَم** تھا، کچھ ہی دِنوں کے بعد مجھے تکلیف میں کمی محسوس ہوئی میں روزے رکھتا رہا یہاں تک کہ ایک مہینے میں میرا مرض بالکل خَتْم ہو گیا!''

حیرت انگیز انکشافات

ہالینڈ کا پادری ایلف گال (ALF GAAL) کہتا ہے: میں نے **شُوگر، دِل اور مِعْدے** کے مریضوں کو مسلسل **30 دن روزے** رکھوائے، نتیجتاً **شُوگر والوں کی** شُوگر کنٹرول ہوگئی، **دِل** کے مریضوں کی گھبراہٹ اور سانس کا پھولنا کم ہوا اور **مِعْدے** کے مریضوں کو سب سے زیادہ فائدہ ہوا۔ ایک انگریز ماہرِ نفسیات سگمنڈ فرائیڈ (Sigmund Freud) کا بیان ہے،

روزے سے جسمانی کِھچاؤ، ذِہنی ڈِپریشن اور نفسیاتی اَمراض کا خاتمہ ہوتا ہے۔

ڈاکٹروں کی تحقیقاتی ٹیم

ایک اخباری رپورٹ کے مطابِق جرمنی، اِنگلینڈ اور امریکہ کے ماہِر ڈاکٹروں کی تحقیقاتی ٹیم رَمَضانُ الْمُبارَک میں پاکستان آئی اور اُنہوں نے بابُ الْمدینہ کراچی، مرکزُ الْاَولیالاہور اور دیارِ مُحدِّثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم سردار آباد (فیصل آباد پنجاب پاکستان) کا اِنتخاب کیا۔ جائزہ (Survey) کے بعد اُنہوں نے یہ رپورٹ پیش کی: چُونکہ مسلمان نَماز پڑھتے اور رَمَضانُ الْمُبارَک میں اس کی زیادہ پابندی کرتے ہیں اس لیے وُضُو کرنے سے ناک، کان اور گلے کے اَمراض میں کمی واقع ہوجاتی ہے، نیز مسلمان روزے کے باعِث کم کھاتے ہیں لِہٰذا مِعْدے، جگر، دل اور اَعصاب (یعنی پٹّھوں) کے اَمراض میں کم مُبتَلا ہوتے ہیں۔

خوب ڈٹ کر کھانے سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فِیْ نَفْسِہٖ روزے سے کوئی بیمار نہیں ہوتا بلکہ سَحَری و اِفطاری میں بے اِحتیاطیوں اور بد پرہیزیوں کے سبب نیز دونوں وَقت خوب مُرَغّن (یعنی تیل، گھی والی) اور تلی ہوئی غذاؤں کے اِستِعمال اور رات بھر وقتاً فوقتاً کھاتے پیتے رہنے سے روزہ دار بیمار ہوجاتا ہے، لہٰذا سَحَری اور اِفطار کے وَقت کھانے پینے میں اِحتیاط برتنی چاہئے، رات کے دَوران پیٹ میں غِذا کا اتنا زیادہ بھی ذخیرہ نہ کرلیا جائے کہ دن بھر ڈکاریں آتی رہیں اور روزے میں بُھوک پیاس کا اِحساس ہی نہ رہے، اگر بُھوک پیاس کا اِحساس ہی نہ رہا تو پھر روزے کا لُطف ہی کیا ہے! دیکھا جائے تو ایک طرح سے روزے کا مزا ہی اِس بات میں ہے کہ سخت گرمی ہو، شدّتِ پیاس سے لَب سُوکھ گئے ہوں اور بُھوک سے خوب نِڈھال ہوچکے ہوں ایسے میں کاش! مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کی میٹھی میٹھی گرمی اور ٹھنڈی ٹھنڈی دُھوپ کی یاد تازہ ہو اور اے کاش! کربلا کے تپتے ہوئے صحرا اور گلستانِ نُبوّت کے مہکتے ہوئے نوشگفتہ

پُھولوں، تین دن کی بُھوک پیاس سے تڑپتے بِلکتے ''حقیقی مَدَنی مُنّوں'' اور شہنشاہِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بُھوکے پیاسے مظلوم شہزادوں کی یاد تڑپانے لگے، اور جس وَقت بُھوک پیاس کچھ زیادہ ہی سَتائے اُس وَقت تسلیم ورِضا کے پیکر، مدینے کے تاجور، نبیوں کے سَرور، مَحبُوبِ داوَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے شِکَمِ اَطہر پر بندھے ہوئے بامُقدّر پتّھر بھی یاد آجائیں تو کیا کہنے! الہٰذا میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی روزے تو ایسے ہونے چاہئیں کہ ہم اپنے آقاؤں اور سَرکاروں کی حَسِین یادوں میں گُم ہوجائیں۔

کیسے آقاؤں کا ہوں بندہ رضاؔ
بول بالے مِری سرکاروں کے (حدائقِ بخشش شریف ص ۳۶)

بغیر آپریشن کے وِلادت ہوگئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزے کی نُورانیّت اور روحانیّت پانے اور مَدَنی ذِہن بنانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوجائیے اور سُنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرے سفر کی سعادت حاصِل کیجئے۔ سُبحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول، سنّتوں بھرے اجتِماعات اور مَدَنی قافِلوں کی بھی کیا خوب مَدَنی بہاریں اور بَرَکتیں ہیں! غالِباً 1998ء کا واقِعہ ہے، حیدر آباد (بابُ الاسلام سندھ پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کی اَہلیہ اُمّید سے تھیں، دن بھی ''پورے'' ہوگئے تھے، ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ شاید آپریشن کرنا پڑے گا۔ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی کا بینَ الاَقوامی تین روزہ سنّتوں بھرا اجتِماع** (صحرائے مدینہ، ملتان) کا وَقت قریب تھا۔ اجتِماع کے بعد سنّتوں کی تربیت کے ایک ماہ کے **مَدَنی قافلے** میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ سفر کی اُن اسلامی بھائی کی نیّت تھی۔ اجتِماع میں حاضری کیلئے روانگی کے وَقت، سامانِ قافِلہ ساتھ لے کر اَسپتال پہنچے، چونکہ خاندان کے دیگر افراد تعاوُن کیلئے موجود تھے، اَہلیہ مُحترمہ نے اشک بار آنکھوں سے انہیں سنّتوں

بھرے اجتماع (ملتان) کیلئے اَلْوَداع کیا۔ ان کا ذِہن یہ بنا ہوا تھا کہ اب تو بینَ الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع اور پھر وہاں سے ایک ماہ کے **مَدَنی قافلے** میں ضَرور سفر کرنا ہے کہ کاش! اس کی بَرَکت سے عافیّت کے ساتھ وِلادت ہو جائے۔ بے چارے غریب تھے، ان کے پاس تو آپریشن کے اَخراجات بھی نہیں تھے! بَہَر حال وہ **مدینۃُ الاولیا ملتان شریف** حاضِر ہوگئے۔ سنّتوں بھرے اجتماع میں خوب دُعائیں مانگیں۔ اجتماع کی اِختتامی **رِقّت انگیز دُعا** کے بعد انہوں نے گھر پر فون کیا تو ان کی امّی جان نے فرمایا: **مبارَک ہو! گزشتہ رات ربِّ کائنات** عَزَّوَجَلَّ نے **بِغیر آپریشن کے تمہیں چاند سی مَدَنی مُنّی عطا فرمائی ہے۔** انہوں نے خوشی سے جھومتے ہوئے عرض کی: امّی جان! میرے لئے کیا حکم ہے؟ آجاؤں یا ایک ماہ کیلئے مَدَنی قافلے کا مسافر بنوں؟ امّی جان نے فرمایا: ''بیٹا! بےفکر ہو کر **مَدَنی قافلے** میں سفر کرو'' اپنی **مَدَنی مُنّی** کی زیارت کی حسرت دل میں دبائے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ ایک ماہ کے مَدَنی قافلے میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ روانہ ہوگئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے میں سفر کی نیّت کی بَرَکت سے ان کی مُشکِل آسان ہوگئی تھی۔ **مَدَنی قافلوں کی مَدَنی بہاروں** کی بَرَکت کے سبب گھر والوں کا بَہُت زبردست مَدَنی ذِہن بن گیا، اُن اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میرے بچّوں کی امّی کا کہنا ہے: جب آپ **مَدَنی قافلے** کے مسافِر ہوتے ہیں میں بچّوں سمیت اپنے آپ کو محفوظ تصوُّر کرتی ہوں۔

زچّہ کی خیر ہو، بچّہ باخیر ہو　　اُٹھیے ہمّت کریں، قافلے میں چلو
بیوی بچّے سبھی، خوب پائیں خوشی　　خیریت سے رہیں، قافلے میں چلو (وسائلِ بخشش ص ۶۷۵،۶۷۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

روزے کی جزا

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے کہ سلطانِ دو جہان، شَہَنشاہِ کون ومکان، رَحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ''آدمی کے ہر

نیک کام کا بدلہ دس سے سات سو گُنا تک دیا جاتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ۔ یعنی سوائے روزے کے کہ روزہ میرے لئے ہے اور اِس کی جزا میں خود دوں گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مزید ارشاد ہے: بندہ اپنی خواہش اور کھانے کو صِرف میری وجہ سے ترک کرتا ہے۔ روزہ دار کیلئے **دو خوشیاں** ہیں، ایک **اِفطار** کے وَقت اور ایک اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے مُلاقات کے وَقت، روزہ دار کے مُنہ کی بُو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مُشک سے زیادہ پاکیزہ ہے۔" (مسلم ص ۵۸۰ حدیث ۱۱۵۱)

مزید ارشاد ہے: **روزہ** سِپر (یعنی ڈھال) ہے اور جب کسی کے **روزہ** کا دِن ہو تو نہ بے ہُودہ بکے اور نہ ہی چیخے، پھر اگر کوئی اور شخص اِس سے گالم گلوچ کرے یا لڑنے پر آمادہ ہو تو کہہ دے: "میں روزہ دار ہوں۔"

(بُخاری ج ۱ ص ۶۲۴ حدیث ۱۸۹۴)

روزہ کا خُصوصی اِنعام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ اَحادیثِ مُبارَکہ میں روزے کی کئی خُصوصِیات ارشاد فرمائی گئی ہیں۔ کتنی پیاری بِشارت ہے اُس روزہ دار کے لئے جس نے اِس طرح **روزہ** رکھا جس طرح **روزہ** رکھنے کا حق ہے۔ یعنی کھانے پینے اور جماع سے بچنے کے ساتھ ساتھ اپنے تمام اَعْضا کو بھی گُناہوں سے باز رکھا تو وہ روزہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل وکرم سے اُس کیلئے تمام پچھلے گُناہوں کا کفّارہ ہو گیا۔ اور حدیثِ مُبارَک کا یہ فرمانِ عالیشان تو خاص طور پر قابلِ توجُّہ ہے جیسا کہ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ خوشگوار سُناتے ہیں: "فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ۔" یعنی روزہ میرے لئے ہے اور اِس کی جزا میں خود ہی دُوں گا۔ حدیثِ قُدسی کے اِس ارشادِ پاک کو بعض عُلَمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام نے، "اَنَا اُجْزٰی بِهٖ" بھی پڑھا ہے جیسا کہ مِراٰۃُ المناجیح وغیرہ میں ہے تو پھر معنٰی یہ ہوں گے: "روزے کی جزا میں خود ہی ہوں۔" سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! یعنی روزہ رکھ کر روزہ دار بذاتِ خود اللہ تَبارَکَ وَتَعالٰی ہی کو پالیتا ہے۔

نیک اعمال کی جزا جنت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قراٰنِ کریم میں مختلف مقامات پر بیان ہوا ہے کہ جو اچھے اعمال کرے گا اُسے جنّت ملے گی۔ چُنانچِہ اللہ تبارَکَ وَتعالیٰ پارہ 30 سُورَۃُ الْبَیِّنَہ کی آیت نمبر 7 اور 8 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓىٕكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ ؕ﴿۷﴾ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ ﴿۸﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وُہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں۔ اُن کا صِلہ اُن کے ربّ کے پاس بسنے کے باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہیں، اُن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں۔ اللہ اُن سے راضی اور وہ اُس سے راضی۔ یہ اُس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرے۔

غیر صحابی کیلئے "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کہنا کیسا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات بالکل غَلَط ہے کہ "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کہنا لکھنا صِرف صحابی کے نام کیساتھ مخصوص ہے۔ پیش کردہ آیات کے اِس آخری حصّے رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ ﴿۸﴾ (ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اُن سے راضی اور وہ اُس سے راضی، یہ اُس کیلئے ہے جو اپنے ربّ (عَزَّوَجَلَّ) سے ڈرے) نے اِس عوامی غلط فہمی کو جڑ سے اُکھاڑ دیا! خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ رکھنے والے ہر مؤمن خواہ وہ صحابی ہو یا غیر صحابی سب کیلئے یہ بِشارتِ عُظمیٰ ارشاد فرمائی گئی ہے کہ جو بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والا ہے وہ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ کے زُمرے میں داخل ہے، بے شک ہر صحابی اور وَلی کے لئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھنا اور بولنا بالکل دُرُست و جائز ہے۔ جس نے ایمان کے ساتھ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی حیاتِ ظاہری میں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی ایک لمحہ بھر بھی صُحبت پائی یا دیکھا اور اس کا ایمان پر خاتمہ ہوا وہ صحابی ہے۔ بڑے سے بڑا ولی، صحابی کے مرتبے کو نہیں پا سکتا، ہر صحابی عادِل اور جنّتی ہے۔

مجھے موتیوں والا چاہیے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ''رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنْہ'' کی بات بھی ضِمناً زیرِ بحث آ گئی، اب اصل موضوع پر آتے ہیں: نماز، حج، زکوٰۃ، غُربا کی اِمداد، بیماروں کی عِیادت، مَساکین کی خبرگیری وغیرہ تمام اَعْمالِ خَیر سے جنّت ملتی ہے، مگر روزہ وہ عبادت ہے جس سے جنّت والا یعنی خود مالِکِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ ہی مل جاتا ہے۔ کہتے ہیں: **ایک** مرتبہ محمود غزنوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے کچھ قیمتی موتی اپنے افسران کے سامنے بکھر گئے، فرمایا: ''چُن لیجئے!'' اور خود آگے چل دیئے۔ تھوڑی دُور جانے کے بعد مُڑ کر دیکھا تو ایاز گھوڑے پر سُوار پیچھے چلا آ رہا ہے۔ پوچھا: **ایاز!** کیا تجھے موتی نہیں چاہئیں؟ ایاز نے عرض کی: ''عالی جاہ! جو موتیوں کے طالب تھے وہ موتی چُن رہے ہیں، مجھے تو موتی نہیں بلکہ موتیوں والا چاہیے۔'' (بوستانِ سعدی ص ۱۱۰ مُلَخَّصاً)

ہم رسولُ اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) کے جنّت رسولُ اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) کی

اِس سلسلے میں ایک حدیثِ مُبارَک بھی مُلاحَظہ فرمائیے: حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن کَعب اَسْلَمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں رات حُضُور، سَراپا نُور، فیض گَنجُور، شاہِ غَیُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی خدمت میں گزارتا تھا تو میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے پاس وُضُو کا پانی اور آپ کی ضَرورت کی چیزیں (جیسے مسواک) لے کر حاضِر ہوا تو رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: سَلْ! یعنی مانگ کیا مانگتا ہے؟ میں نے عرض کی: **اَسْئَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّۃِ**، یعنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم! جنّت میں آپ کی رَفاقت (یعنی پڑوس) چاہئے۔ (گویا عرض کر رہے ہیں:)

تجھ سے تجھی کو مانگ لوں تو سب کچھ مل جائے

سو سُوالوں سے یِہی ایک سُوال اچھا ہے

(دریائے رَحمت مزید جوش میں آیا) اور فرمایا: ''اَوَ غَیْرَ ذٰلِکَ؟ یعنی کچھ اور مانگنا ہے؟'' میں نے عرض کی: ''بس صِرف یہی۔'' ؎

تجھ سے تجھی کو مانگ کر مانگ لی ساری کائنات

مجھ سا کوئی گدا نہیں، تجھ سا کوئی سخی نہیں

(جب حضرتِ سیِّدُنا رَبیعہ بن کَعب اَسْلَمی رضی اللہ تعالٰی عنہ جنّت کی رَفاقت (پڑوس) طَلَب کرچکے اور مزید کسی حاجت کے طَلَب کرنے سے اِنکار کردیا) تو اِس پر سرکارِ نامدار، بِاِذنِ پروردگار دوعالَم کے مالِک و مُختار، شَہَنشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''فَاَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِکَ بِکَثْرَۃِ السُّجُوْدِ'' یعنی اپنے نَفس پر کثرتِ سُجود (یعنی زِیادہ نوافِل) سے میری مدد کر۔ (مسلم ص۲۵۳ حدیث ۴۸۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جو چاہو مانگ لو!

سُبْحٰنَ اللہِ! سُبْحٰنَ اللہِ! سُبْحٰنَ اللہِ! اِس حدیثِ مُبارَک نے تو ایمان ہی تازہ کردیا۔ حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُالحقّ مُحدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ اللہِ القوی فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بِلا کسی تقیِید و تخصِیص مُطلَقاً فرمانا: سَلْ؟ یعنی مانگ کیا مانگتا ہے؟ اِس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ سارے ہی مُعاملات سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک ہاتھ میں ہیں، جو چاہیں جس کو چاہیں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے حُکم سے عطا کردیں۔ عَلّامہ بُوصِیری رحمۃ اللہِ تعالٰی علیہ قصیدۂ بُردہ شریف میں فرماتے ہیں: ؎

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِکَ الدُّنْیَا وَضَرَّتَھَا وَمِنْ عُلُوْمِکَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

یعنی یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! دُنیا اور آخرت آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی کے جود و سخاوت کا حِصّہ ہے اور لَوح و قلم کا علم تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے عُلُومِ مُبارَکہ کا ایک حِصّہ ہے۔ ؎

اگر خیریت دُنیا و عُقبیٰ آرزُو داری

بدرگاہش بیاد ہر چہ مَن خواہی تمنا کُن

یعنی دُنیا و آخرت کی خَیر چاہتے ہو تو اِس آستانِ عرش نِشان پر آؤ اور جو چاہو مانگ لو! (اَشِعَّةُ اللَّمعات ج ۱ ص ٤٢٤، ٤٢٥ وغیرہ)

خالِقِ کُل نے آپ کو مالِکِ کُل بنا دیا

دونوں جہان دے دیئے قبضہ و اِختِیار میں

رَمَضانُ الکریم کے گیارہ حُرُوف کی نسبت سے روزے کے فضائل سے متعلّق 11 فرامینِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جنّتی دروازہ

﴿۱﴾ بے شک جنّت میں ایک دروازہ ہے جس کو رَیّان کہا جاتا ہے، اِس سے قِیامت کے دن روزہ دار داخِل ہوں گے ان کے علاوہ کوئی اور داخِل نہ ہوگا۔ کہا جائے گا: روزے دار کہاں ہیں؟ پس یہ لوگ کھڑے ہوں گے ان کے علاوہ کوئی اور اِس دروازے سے داخِل نہ ہوگا۔ جب یہ داخِل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا پس پھر کوئی اِس دروازے سے داخِل نہ ہوگا۔ (بُخاری ج۱ ص۶۲۵ حدیث۱۸۹۶)

سابقہ گناہوں کا کفّارہ

﴿۲﴾ جس نے رَمَضان کا روزہ رکھا اور اُس کی حُدُود کو پہچانا اور جس چیز سے بچنا چاہیے اُس سے بچا تو جو (کچھ گناہ) پہلے کر چکا ہے اُس کا کفّارہ ہو گیا۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابنِ حبّان ج۵ ص۱۸۳ حدیث۳۴۲۴)

جہنَّم سے 70 سال کی مسافت دُور

﴿۳﴾ جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے چِہرے کو جہنَّم سے ستّر سال کی مسافت دُور کر دے گا۔

(بُخاری ج۲ ص۲۶۵ حدیث ۲۸۴۰)

ایک روزے کی فضیلت

﴿٤﴾ جس نے ایک دن کا روزہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصِل کرنے کیلئے رکھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جہنَّم سے اتنا دُور کردے گا جتنا کہ ایک کوّا جو اپنے بچپن سے اُڑنا شُروع کرے یہاں تک کہ بوڑھا ہو کر مرجائے۔ (ابو یعلی ج۱ ص۳۸۳ حدیث۹۱۷)

سُرخ یاقوت کا مکان

﴿٥﴾ جس نے ماہِ رَمضان کا ایک روزہ بھی خاموشی اور سُکون سے رکھا اس کے لئے جنَّت میں ایک گھر سبز زَبَرجد یا سُرخ یاقوت کا بنایا جائے گا۔ (مُعجَم اَوسط ج ۱ ص ۳۷۹ حدیث ۱۷۶۸)

جسم کی زکوٰۃ

﴿٦﴾ ہر شے کیلئے زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے اور روزہ آدھا صَبر ہے۔ (ابنِ ماجہ ج ۲ ص۳۴۷ حدیث۱۷۴۵)

سونا بھی عبادت ہے

﴿٧﴾ روزہ دار کا سونا عبادت اور اس کی خاموشی تسبیح کرنا اور اس کی دُعا قبول اور اس کا عمل مقبول ہوتا ہے۔ (شُعَبُ الْایمان ج۳ ص۴۱۵ حدیث۳۹۳۸)

اعضا کا تسبیح کرنا

﴿٨﴾ جو بندہ روزے کی حالت میں صُبح کرتا ہے، اُس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اسکے اَعضا تسبیح کرتے ہیں اور آسمانِ دُنیا پر رہنے والے (فِرِشتے) اس کے لئے سورج ڈوبنے تک مَغْفِرت کی دُعا کرتے رہتے ہیں۔ اگر وہ ایک یا دو رَکعتیں پڑھتا ہے تو یہ آسمانوں میں اس کے لئے نُور بن جاتی ہیں اور حُورِ عین (یعنی بڑی آنکھوں والی حوروں) میں سے اُس کی بیویاں کہتی ہیں: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو اس کو ہمارے پاس بھیج دے ہم اس کے دیدار کی بہت زِیادہ مُشتاق ہیں۔ اور اگر وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ یا سُبْحٰنَ اللہِ یا اَللہُ اَکْبَرُ پڑھتا ہے تو ستّر ہزار فِرِشتے اُس کا ثواب سُورج ڈوبنے تک لکھتے رہتے ہیں۔ (ایضاً ص۲۹۹ حدیث۳۵۹۱)

جنّتی پھل

﴿٩﴾ جس کو روزے نے کھانے یا پینے سے روک دیا کہ جس کی اسے خواہش تھی تو اللہ تعالٰی اسے جنّتی پھلوں میں سے کھلائے گا اور جنّتی شراب سے سیراب کرے گا۔ (ایضاً ص۴۱۰ حدیث۳۹۱۷)

سونے کا دسترخوان

﴿۱۰﴾ قِیامت والے دن روزہ داروں کیلئے ایک سونے کا دسترخوان رکھا جائے گا، جس سے وہ کھائیں گے حالانکہ لوگ (حساب کتاب کے) مُنتَظِر ہوں گے۔

(کَنْزُ الْعُمّال ج۸ص۲۱٤ حدیث ۲۳٦٤٠)

سات قسم کے اعمال

﴿۱۱﴾ "اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک اعمال سات قسم پر ہیں، دو عمل واجِب کرنے والے، دو عملوں کی جزا ان کی مِثْل، ایک عمل کی جزا اپنے سے دس گُنا، ایک عمل کی سات سو گُنا تک اور ایک عمل ایسا ہے کہ اس کا ثواب اللہ تعالٰی کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ پس جو دو واجِب کرنے والے ہیں ﴿۱﴾ وہ شخص جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اِس حال میں ملا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت اِخْلاص کے ساتھ اس طرح کی کہ کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرایا تو اس کیلئے جنّت واجِب ہوگئی ﴿۲﴾ اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا تو اس کیلئے دوزخ واجِب ہوگئی۔ اور جس نے ایک گناہ کیا تو اس کی مِثْل (یعنی ایک ہی گناہ کی) جزا پائے گا اور جس نے صِرف نیکی کا ارادہ کیا تو ایک نیکی کی جزا پائے گا۔ اور جس نے نیکی کرلی تو وہ دس (نیکیوں کا اَجْر) پائے گا اور جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں اپنا مال خَرْچ کیا تو اس کے خَرْچ کئے ہوئے ایک دِرہم کو سات سو دِرہم اور ایک دینار کو سات سو دینار میں بڑھا دیا جائے گا اور روزہ اللہ تعالٰی کیلئے ہے اس کے رکھنے والے کا ثواب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔"

(شُعَبُ الایمان ج۳ص۲۹۸ حدیث ۳۵۸۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس کا ایمان پر خاتمہ ہوگا وہ یا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت سے بے حساب یا **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ گناہوں کا عذاب ہوا تب بھی بِالآخر یقیناً داخِلِ جنّت ہوگا۔ اور جس کا (**مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ) خاتمہ کُفْر پر ہوا وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔ جس نے ایک گناہ کیا اُس کو ایک ہی گناہ کا بدلہ ملے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت کے قُربان! صِرف نیکی کی نِیّت کرنے پر ایک نیکی کا ثواب اور اگر نیکی کرلی تو ثواب دس گُنا، راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں خَرْچ کرنے والے کو سات سو گُنا اور روزہ دار کی بھی کتنی زبردست عَظَمت ہے کہ اس کے ثواب کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

مِلے بے حساب اجر

حضرتِ سیِّدُنا کَعبُ الْاَحْبار رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''بروزِ قیامت ایک مُنادی اس طرح نِدا کرے گا، ہر بونے والے (یعنی عمل کرنے والے) کو اس کی کھیتی (یعنی عمل) کے برابر اَجْر دیا جائے گا سوائے قُراٰن والوں (یعنی عالِمِ قراٰن) اور روزہ داروں کے کہ انہیں بے حدو بے حساب اَجْر دیا جائے گا۔'' (شُعَبُ الایمان ج۳ ص۴۱۳ حدیث۳۹۲۸)

یَرقان سے صحّت مِل گئی

روزوں کی بَرَکتوں کو دوبالا کرنے اور اپنے باطِن میں عِلْمِ دین سے اُجالا کرنے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** کو اپنا لیجئے۔ اپنی اِصلاح کی خاطِر مکتبۃُ الْمدینہ سے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ لے کر پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے **دعوتِ اسلامی** کے ذِمّے دار کو جَمْع کروایئے اور سنّتوں کی تربیَت کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر کرنا اپنا معمول بنایئے، **مَدَنی قافِلے** کی بھی کیا خوب **مَدَنی** بہاریں ہیں! 1994ء کی بات ہے، زم زم نگر (حیدرآباد، بابُ الْاِسلام سندھ، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بچّوں کی امّی کا یَرقان کافی بڑھ چکا تھا اور وہ بابُ الْمدینہ کراچی کے اندر اپنے مَیکے میں زیرِ عِلاج تھیں۔ اُن اسلامی بھائی نے **63 دن کیلئے مَدَنی قافِلے** میں سفرِ اِختیار کیا اور اس ضِمن میں بابُ الْمدینہ کراچی تشریف لائے، فون پر گھر پر رابطہ کیا، طبیعت کافی تشویشناک تھی، بلوربن (Bilirubin) تشویشناک حد تک بڑھ چکا تھا تقریباً 25 گلوکوز کی ڈِرِپیں لگانے کے باوُجود خاطر خواہ فائدہ نہ ہوا تھا۔ انہوں نے اُن کو تسلّی دیتے ہوئے کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں **مَدَنی قافِلے کا مسافر** ہوں، عاشِقانِ رسول کی صُحبتیں مُیَسَّر ہیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے سب بہتر ہو جائے گا۔ اس کے بعد بھی انہوں نے برابر رابطہ رکھا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ روز بروز صحّت بہتر ہوتی جارہی تھی۔ پانچویں دن بابُ الْمدینہ سے آگے سفر درپیش تھا، انہوں نے جب فون کیا تو انہیں یہ خبرِ فَرحت اثر سننے کو ملی: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **بلوربن کی رپورٹ**

نارمل آگئی ہے اور ڈاکٹر نے اطمینان کا اِظہار کیا ہے۔ اللہ عزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتے ہوئے وہ خوشی خوشی عاشقانِ رسول کے ہمراہ مَدَنی قافلے میں مزید آگے سفر پر روانہ ہوگئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جہاں روزہ رکھنے کے بے شُمار فضائل ہیں وہیں بغیر کسی صحیح مجبوری کے رَمَضانُ المبارَک کا روزہ ترک کرنے پر سخت وعیدیں بھی ہیں۔ **رَمضان شریف** کا ایک بھی روزہ جو بِلا کسی عُذرِ شَرعی جان بوجھ کر ضائع کردے تو اب عُمر بھر بھی اگر روزے رکھتا رہے تب بھی اُس چھوڑے ہوئے ایک روزے کی فضیلت نہیں پا سکتا۔ چُنانچہ

ایک روزہ چھوڑنے کا نقصان!

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، سرکارِ والا تَبار، بِاِذنِ پروردگار دوجہاں کے مالک و مُختار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: ''جس نے رَمَضان کے ایک دن کا روزہ بغیر رُخصت وبغیر مرض اِفطار کیا (یعنی نہ رکھا) تو زمانے بھر کا روزہ بھی اُس کی قضا نہیں ہوسکتا اگرچہ بعد میں رکھ بھی لے۔'' (ترمذی ج ۲ ص ۱۷۵ حدیث ۷۲۳) یعنی وہ فضیلت جو رَمَضانُ المُبارَک میں روزہ رکھنے کی تھی اب کسی طرح نہیں پا سکتا۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۹۸۵ مُلَخَّصاً)

اُلٹے لٹکے ہوئے لوگ!

جو لوگ روزہ رکھ کر بغیر کسی صحیح مجبوری کے توڑ ڈالتے ہیں وہ اللہ عزَّوَجَلَّ کے قہر وغضب سے خوب ڈریں۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابواُمامہ باہِلی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، میں نے سرکارِ مدینہ، صاحبِ مُعطَّر پسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو یہ فرماتے سنا: ''میں سویا ہوا تھا تو خواب میں دو شخص میرے پاس آئے اور مجھے ایک دُشوار گزار پہاڑ پر لے گئے، جب میں پہاڑ کے درمیانی حصّے پر پہنچا تو وہاں بڑی سخت آوازیں آرہی تھیں، میں نے کہا: ''یہ کیسی آوازیں ہیں؟'' تو مجھے بتایا گیا کہ یہ جہنّمیوں کی آوازیں ہیں۔ پھر مجھے اور آگے لے جایا گیا تو میں کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا کہ اُن کو اُن کے ٹخنوں کی رگوں میں باندھ کر (اُلٹا)

لٹکایا گیا تھا اور اُن لوگوں کے جبڑے پھاڑ دیئے گئے تھے جن سے خون بہ رہا تھا، تو میں نے پوچھا: ''یہ کون لوگ ہیں؟'' تو مجھے بتایا گیا کہ ''یہ لوگ روزہ اِفطار کرتے تھے قبل اِس کے کہ روزہ اِفطار کرنا حلال ہو۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ج۹ ص۲۸۶ حدیث۷۴۴۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضان کا روزہ بِلا اجازتِ شَرعی توڑ دینا بَہُت بڑا گُناہ ہے۔ وَقت سے پہلے اِفطار کرنے سے مُراد یہ ہے کہ روزہ تو رکھ لیا مگر سُورج غُروب ہونے سے پہلے پہلے جان بُوجھ کر کسی صحیح مجبوری کے بِغیر توڑ ڈالا۔ اِس حدیثِ پاک میں جو عذاب بیان کیا گیا ہے وہ روزہ رکھ کر توڑ دینے والے کیلئے ہے اور جو بِلا عُذرِ شَرعی روزۂ رَمَضان تَرک کر دیتا ہے وہ بھی سَخت گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے۔ اللہ عزّوجلّ اپنے پیارے حبیب صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے طُفیل ہمیں اپنے قہر و غضب سے بچائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

تین بدبخت!

حضرتِ سیِّدُنا جابِر بن عبدُ اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مَروی ہے، تاجدارِ مدینۂ منوّرہ، سلطانِ مکّۂ مکرّمہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''جس نے ماہِ رَمَضان کو پایا اور اس کے روزے نہ رکھے وہ شخص شَقی (یعنی بدبخت) ہے، جس نے اپنے والِدین یا کسی ایک کو پایا اور ان کے ساتھ اچّھا سُلوک نہ کیا وہ بھی شَقی (یعنی بدبخت) ہے اور جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود نہ پڑھا وہ بھی شَقی (یعنی بدبخت) ہے۔''

(مُعجَم اَوسَط ج۲ ص۶۲ حدیث ۳۸۷۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ناک مٹّی میں مل جائے!

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُرَیرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے، رسولُ اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''اُس شخص کی ناک مٹّی میں مل جائے کہ جس کے پاس میرا ذِکر کیا گیا تو اُس نے میرے اوپر دُرُود نہیں پڑھا اور اُس شخص کی ناک مٹّی میں مل جائے جس پر رَمَضان کا مہینا داخِل ہوا پھر اُس کی مَغْفِرت ہونے

سے قَبل گُزر گیا اور اس آدمی کی ناک مِٹّی میں مِل جائے کہ جس کے پاس اس کے والِدَین نے بُڑھاپے کو پالیا اور اس کے والِدین نے اس کو جنّت میں داخِل نہیں کیا۔" (یعنی بوڑھے ماں باپ کی خدمت کرکے جنّت حاصل نہ کر سکا) (مسنداحمد ج۳ ص ۶۱ حدیث ۷۴۵۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

روزے کے تین درجے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزے کی اگرچہ ظاہِری شَرط یہی ہے کہ روزہ دار قَصْداً کھانے پینے اور جِماع سے باز رہے۔ تاہم روزے کے کچھ باطِنی آداب بھی ہیں جن کا جاننا ضَروری ہے تاکہ حقیقی معنوں میں ہم روزہ کی بَرَکتیں حاصِل کرسکیں۔ چُنانچہ روزے کے تین دَرَجے ہیں:

(۱) عوام کا روزہ (۲) خَواص کا روزہ (۳) اَخَصُّ الْخَواص کا روزہ

(۱) عوام کا روزہ

روزے کے لُغوی معنٰی ہیں: "رُکنا" لہٰذا شریعت کی اِصطِلاح میں صُبحِ صادِق سے لے کر غُروبِ آفتاب تک قَصْداً کھانے پینے اور جِماع سے "رُکے رہنے" کو روزہ کہتے ہیں اور یِہی **عوام** یعنی عام لوگوں کا روزہ ہے۔

(۲) خَواص کا روزہ

کھانے پینے اور جِماع سے رُکے رہنے کے ساتھ ساتھ جِسم کے تمام اَعْضا کو بُرائیوں سے "روکنا" **خَواص** یعنی خاص لوگوں کا روزہ ہے۔

(۳) اَخَصُّ الْخَواص کا روزہ

اپنے آپ کو تمام تر اُمُور سے "روک" کر صِرف اور صِرف **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف مُتَوَجِّہ ہونا، یہ **اَخَصُّ الْخَواص** یعنی خاصُ الْخاص لوگوں کا روزہ ہے۔ (بہارِ شریعت ج ا ص ۹۶۶ مُلَخَّصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ضَرورت اِس اَمْر کی ہے کہ کھانے پینے وغیرہ سے "رُکے رہنے" کے ساتھ ساتھ اپنے تمام تر اَعْضائے بَدَن کو بھی روزے کا پابند بنایا جائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ "فکرِ مدینہ" کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ اپنی اصلاح کے لیے "مَدَنی انعامات" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "مَدَنی قافلوں" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

ISBN 978-969-722-045-8
0125807

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net